ہوئی ہے اشکوں سے پر آب اب تو چشم حسینؑ قیامت آئی ہے، ہلتے ہیں آسمان و زمیں
حرم تو روتے ہیں، خوشیاں منا رہے ہیں لعیں جنوں میں ماتم شہ ہے، ملک ہوئے ہیں حزیں
حسینؑ ہے غم وہی پیاسے کو آج روتے ہیں
رسولؐ اپنے نواسے کو آج روتے ہیں
(منقول از مخطوطہ محررہ محمد کاظم منے ۲۴؍ شوال ۱۳۴۰ھ)

❁❁❁

سلام

اشرف الحکماء مولانا حکیم سید علی آشفتہ اجتہادی حیدر آباد دکن

مرے حق میں شراب شوق کا میخانہ بولے گا سبو بولیں گے، خم بولے گا ہر پیمانہ بولے گا
رجب کی عید آشفتہ سروں کی عید ہے ساقی سر منبر حدیث دل ہر اک دیوانہ بولے گا
ہر اک ذرے کے سینے میں ہیں طغرے نام حیدرؑ کے اگر دنیا رہے گی چپ تو ہر دیوانہ بولے گا
مقام مدح سرورؑ میں مجھے اتنا بھروسا ہے جہاں اپنے نہ بولیں گے وہاں بیگانہ بولے گا
زبان شمع محفل آج اگر چپ ہے تو رہنے دو اسی لو پر جلے گا آ کے اور پروانہ بولے گا
چھلک اٹھنے تو دو کون و مکاں اس جلوۂ حق سے مجھے کعبہ بناتا جا ہر اک بتخانہ بولے گا
علی اکبرؑ یہ کہہ کر شام کے لشکر میں ڈوبیں ہیں کہ دشمن داد دے گا آج ہر بیگانہ بولے گا
کھڑے ہیں اور دُھن میں ساقئ کوثر کے متوالے پھڑک اٹھے گی دنیا جب کوئی مستانہ بولے گا
چھُپائے سے غلام ساقئ کوثر بھی چھُپتے ہیں جو یہ چپ بھی رہیں تو مسلک رندانہ بولے گا
چھُپائے لاکھ دنیا کربلا کا منظر خونیں زبان درد بن کر خونچکاں افسانہ بولے گا
یہ جذبہ لے کے شیر بیشۂ حیدرؑ نکلتا ہے یہ رن بولے گا رن کے ساتھ یہ ویرانہ بولے گا
یہ خون ناحقِ شبیرؑ ہے اے کربلا والو! ہر اک قطرہ لہو کا بن کے اک افسانہ بولے گا
گلا کاٹا گیا شبیرؑ کا کتنی جفاؤں سے زبان تیغ بولے گی لبِ ویرانہ بولے گا
قیامت تو ہو قائم خون اصغرؑ رنگ لائے گا ہر اک مدہوش بولے گا ہر اک فرزانہ بولے گا
کلیجے پر علی اکبرؑ نے کھائی ہے سناں کیوں کر یہ ذرے خونچکاں بولیں گے یہ ویرانہ بولے گا

❁❁❁